از عدالتِ عظمیٰ

لائف انشورنس کارپوریشن آف انڈیا

بنام

شیو پرساد ترپاٹھی ودیگراں

تاریخ فیصلہ: 18 جنوری 1996

[ایم ایم پنچھی اور کے وینکٹا سوامی، جسٹس صاحبان]

عوامی احاطے (غیر مجاز مکینوں کی بے دخلی) ایکٹ، 1971:

دفعہ 10 -اسٹیٹ آفیسر اور اپیلٹ اتھارٹی کے احکامات —احکامات کو خارج کرنے کے لیے حکم امتناعی کا مقدمہ -پابندی -اس سوال پر فیصلہ کہ آیا کوئی شخص کرایہ دار ہے یا نہیں، غور نہیں کیا جاتا -اس طرح کا عدالتی فیصلہ اعلانیہ نوعیت کا ہوگا اور اس کا نتیجہ یکے بعد دیگرے نکل سکتا ہے -کچھ بھی عبوری طور پر قابل حصول نہیں ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2244، سال 1996۔

دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 276، سال 1995 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 21.2.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایچ این سالوی، کیلاش واسدیو اور سی کے ساسی۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے ایس آر سیتارامن۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

یہ دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 276، سال 1995 میں منظور کردہ بمبئی عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل ہے جس کے تحت عدالت خفیفہ، بمبئی کو دائرہ اختیار دینے کے لیے کچھ ہدایات دی گئی ہیں، جو کہ، پہلی نظر میں، اس پر پابندی ہے۔

مدعاعلیہ شیو پرساد ترپاٹھی اپیل کنندہ لائف انشورنس کارپوریشن آف انڈیا کا ملازم تھا اور اس بنیاد پر اس کی ملکیت اور مقبوضیت کا احاطہ تخصیص کیا گیا تھا۔ اپنی ملازمت کی میعاد ختم ہونے پر مدعاعلیہ کو احاطہ خالی کرنے کی ضرورت تھی۔ جب اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تو کارپوریشن کے اسٹیٹ آفیسر کو مدعاعلیہ کو ایک نوٹس جاری کرتے ہوئے کارروائی میں لایا گیا تاکہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ عوامی احاطے (غیر مجاز قابضوں کی بے دخلی) ایکٹ، 1971 (مختصر طور پر ایکٹ) کی دفعہ 7 کے تحت مناسب احکامات اس کے خلاف کیوں نہیں منظور کیے جائیں۔ مدعاعلیہ کی طرف سے دکھائی گئی وجہ نے اسٹیٹ آفیسر سے اپیل نہیں کی اور اس طرح بے دخلی کا حکم منظور کیا گیا۔ مذکورہ حکم کو بمبئی میں سٹی سول کورٹ کے سامنے مدعاعلیہ کی طرف سے اپیل میں ناکام چیلنج کیا گیا۔ اپیلٹ عدالت کے سامنے مدعاعلیہ کی اس درخواست پر غور نہیں کیا گیا کہ وہ متنازعہ احاطے میں کرایہ دار ہے، جس کے پاس مدت حفاظت کی ضمانت ہے کو مدنظر نہیں رکھا گیا اور معاملے کو کھلا چھوڑ دیا گیا۔

اس کے بعد مدعاعلیہ نے رٹ دائرہ اختیار میں عدالت عالیہ کا رخ کیا تاکہ اسٹیٹ آفیسر کے ساتھ ساتھ اپیلٹ اتھارٹی کے احکامات کو بھی چیلنج کیا جا سکے۔ اگرچہ مدعاعلیہ عدالت عالیہ میں بے دخلی کے جواز کو ختم نہ کر سکا، لیکن اس نے مایوسی کی بنیاد پر یہ استدعا کی کہ اگر وہ اپنی کرایہ داری کے حقوق کو ثابت کرنے کے لیے عدالتِ خفیفہ سے رجوع کرے، تو اس کی قبضہ داری اس عبوری مدت میں عدالتِ برائے چھوٹے مقدمات کے ذریعے محفوظ نہیں رہے گی، کیونکہ دفعہ 10 قانون کے مطابق درج ذیل ہے:

> "10. سوائے اس کے کہ اس ایکٹ میں دوسری صورت میں واضح طور پر فراہم کیا گیا ہے، اس ایکٹ کے تحت اسٹیٹ آفیسر یا اپیلٹ آفیسر کی طرف سے دیا گیا ہر حکم امتناعی حتمی ہوگا اور اسے کسی اصل مقدمے، درخواست یا عمل درآمد کی کارروائی میں زیر بحث نہیں لایا جائے گا اور کسی بھی عدالت یا دیگر اتھارٹی کی طرف سے اس ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت دیے گئے کسی اختیار کے مطابق کی گئی یا کی جانے والی کسی کارروائی کے سلسلے میں کوئی حکم امتناعی نہیں دیا جائے گا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مدعاعلیہ کو عدالت عالیہ کی طرف سے یہ رائے لینے پر اجازت دی گئی تھی کہ کرایہ داری کا سوال جائیداد سے متعلق ہے، کون سی عرضی عدالت یا مجاز اتھارٹی کے سامنے قابل فیصلہ ہے، اور وہ عدالت یا اتھارٹی حکم امتناعی یا عبوری ہدایت جاری کر سکتی ہے، اور اسے اس کی امداد کی طرف روکنے کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں لگائی جا سکتی۔ ان حالات میں ہی عدالت عالیہ نے ہدایت دی کہ جج، عدالت خفیفہ، مدعاعلیہ کی طرف سے مقدمے میں اٹھائے جانے پر کرایہ داری کے سوال پر فیصلہ سنائے گی اور ایسی عدالت، اس صورت میں، کوئی بھی عبوری حکم یا حکم امتناعی نامہ جاری کر سکے گی جس کا مدعاعلیہ حقدار پایا جا سکے۔ اس کے علاوہ عدالت عالیہ نے یہ بھی حکم دیا کہ اسٹیٹ آفیسر اور اپیلٹ اتھارٹی کے متنازعہ احکامات اس وقت تک معطل رہیں گے جب تک کہ عدالت خفیفہ کے سامنے عبوری راحت کی درخواست کا فیصلہ دائر نہیں کیا جاتا۔ اس نے فوری چیلنج کو بڑھادیا ہے۔

ہمیں یہ کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ عدالت عالیہ کے احکامات ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت بنائے گئے بار کو مکمل منظوری دینے میں کسی بھی وجہ سے بے بنیاد ہیں۔ دفعہ 10 کو الگ تھلگ نہیں دیکھنا تھا بلکہ اس کی حمایت میں قانون کی دیگر توضیعات کے تناظر میں سمجھنا تھا۔ واضح طور پر، ان دونوں حکام کے احکامات کو خارج کرنے کے لیے حکم امتناعی کا مقدمہ دفعہ 10 کے تحت روک دیا گیا تھا۔ قانون سازی کا مینڈیٹ یہ تھا کہ عدالت حکم کے ذریعے اسٹیٹ آفیسر اور اپیلٹ اتھارٹی کے ذریعے منظور کردہ احکامات پر عمل درآمد میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ عدالت کا اختیار، بصورت دیگر، اس سوال پر فیصلہ کرنے کا کہ آیا کوئی شخص کرایہ دار تھا یا نہیں، کسی بھی طرح سے، دفعہ 10 کے ذریعے چھین لیا گیا ہے۔ تاہم عدالتی فیصلہ اعلانیہ نوعیت کا ہو گا اور اس کا نتیجہ ترتیب وار ہو سکتا ہے۔ تاہم کچھ بھی عبوری قابل حصول نہیں ہے۔ لہٰذا ہم عدالت عالیہ سے متفق نہیں ہیں کہ ایکٹ کے تحت اپیل کنندہ کی طرف سے جو کچھ بھی حاصل کیا گیا ہے، اسے صرف اس وجہ سے محرومی کا سامنا کرنا پڑے گا کہ مدعاعلیہ کی کرایہ دار ہونے کی درخواست عدالت میں قابل بحث ہے۔ اس لیے ہم نے عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم کو پریشان کیا اور عدالت عالیہ کے سامنے مدعاعلیہ کی طرف سے پیش کردہ تحریری درخواست کو خارج کر دیا۔

تاہم مدعاعلیہ کے لیے فاضل وکیل ہمیں دوگنا راحت دینے کے لیے راضی کرنے میں کامیاب رہا ہے، یعنی، (i) مدعاعلیہ کو فوری طور پر پریشان نہیں کیا جائے گا اور اسے احاطہ خالی کرنے کے لیے چھ ماہ کا وقت ملے گا؛ یقیناً، اس عدالت کے سامنے احاطہ خالی کرنے کے معمول کے وعدے پر عمل درآمد کرنے پر، آج سے چار ہفتوں کی مدت کے اندر، واجب الادا کرایہ / نقصانات کی مقدار جو

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

اس وعدے کا حصہ نہیں ہے، یا اس کا حوالہ دیا گیا ہے؛ اور (ii) دو ماہ کی مدت کے اندر، اپیل گزار جواب دہندہ کے سبکدوشی کے واجبات ادا کرنے کا پابند ہو گا۔ پروویڈنٹ فنڈ، گریچوئٹی وغیرہ۔ جیسا کہ قانونی طور پر اس کا واجب الادا ہے، تاکہ اس کے پاس اس دوران متبادل رہائش حاصل کرنے کے لیے کافی رقم ہو۔

اپیل کنندہ کو اسی کے مطابق ہدایت دی جاتی ہے۔

کرایہ / خسارے کا سوال کھلا رہ جاتا ہے۔ اپیل کنندہ نے شائستگی سے کہا ہے کہ اگر مدعا علیہ اپیل کنندہ کو اس مدت کے لیے کرایہ / خسارے معاف کرنے کی نمائندگی کرتا ہے جس کے لیے وہ قابل ادائیگی ہوں گے، تو اپیل کنندہ اس نمائندگی پر ہمدردی سے غور کرنے کا عہد کرتا ہے۔ اس طرح حکم دیا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا کی روشنی میں، اس اپیل کو منظور کیا جاتا ہے۔ تاہم مدعا علیہ کے لیے، یہ معاملہ آخر کار اس انفرادی راحت کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے جو ہم نے اسے دی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document